Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۵ صلح ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ جنوری - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

استغفار اور توبہ کرنا انبیاء کی کمال معرفت کا نشان ہوتا ہے

یہ نبیوں اور راستبازوں کی جان بخش اور عزیز شے ہوتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ... فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر)

ترجمہ: جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا..... اُس وقت تُو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ (ساتھ) اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو اور (مسلمانوں کی تربیت و تبلیغ میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں اُن پر) اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لَوٹ لَوٹ کر آنے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (بخاری)

ترجمہ:- بخدا میں ایک دن میں اللہ سے ستر مرتبہ سے بھی زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"چونکہ ان کی (یعنی نبیوں کی) معرفت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کے مقام کو شناخت کرتے ہیں اس لئے نہایت انکسار اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ ناداں جن کو اس مقام کی خبر نہیں ہے وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کی کمال معرفت کا نشان ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا آیا ہے اس میں صاف فرمایا ہے تُو استغفار کر۔ اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے یہی مراد ہے کہ تبلیغ کا جو عظیم الشان کام تیرے سپرد تھا دقائق تبلیغ کا پُورا پُورا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اس لئے اگر اس میں کوئی کمی رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دے۔ یہ استغفار تو نبیوں اور راستبازوں کی جان بخش اور عزیز چیز ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰۵، صفحہ ۴۰۶)

رضاکار معلمین کی چھٹی کلاس

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کیلئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو معلم بلامعاوضہ مل جائیں۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اب ماہِ جنوری سے چھٹی کلاس کا اہتمام کیا گیا ہے یہ کلاس تین ماہ تک جاری رہے گی۔

اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امرائے ضلع سے گذارش ہے کہ اِس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظمین اطفال فوری توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے سالِ نو (۱۹۷۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے جملہ ناظمین اطفال اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کی مجلس کے سو فیصد بچے اور بچیاں وقفِ جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں۔ (سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر مسعود احمد دہلوی پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ر صفر ۱۳۹۹ھ
۱۵ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منعم علیہ گروہ میں داخل کرانے والا وصف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک عظیم الشان دعا سکھائی ہے۔ وہ دعا یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ " (الفاتحہ آیات ۶-۷) یعنی (اے خدا) ہمیں سیدھی راہ دکھلا، اُن لوگوں کی راہ دکھلا جن پر تیرا انعام واکرام ہے اور جو تیرے مورد فضل وکرم ہو گئے ہیں اور ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تجھ تک نہیں پہنچ سکے اور سیدھی راہ کو بھول گئے۔

اللہ تعالیٰ نے منعم علیہ گروہ کی راہ دکھلانے کی اس دعا میں اُن کی راہ کے لئے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے الفاظ استعمال کئے ہیں جس کے معنے صرف سیدھی راہ کے نہیں ہیں بلکہ ایسی سیدھی راہ کے ہیں جس پر پوری استقامت اور ثابت قدمی سے گامزن رہا جائے کیونکہ مستقیم کا لفظ استقامت سے ہے جس کے معنے سیدھی کے بھی ہیں اور ثابت قدمی کے بھی۔ گویا دعا یہ سکھائی کہ اے خدا ہمیں سیدھی راہ دکھلا اور ہمیں اس پر ثابت قدمی سے گامزن رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کے لئے صرف سیدھی راہ کو اختیار کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ پوری ثابت قدمی اور استقامت کے ساتھ اُس پر گامزن رہنا بھی ضروری ہوتا ہے اور کیوں ضروری نہ ہو جبکہ انعام محض سیدھی راہ اختیار کرنے پر نہیں بلکہ اس پر بہر طور و بہر حال گامزن رہنے میں کامل استقامت کا مظاہرہ کرنے پر موقوف ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر سب سے بڑا روحانی انعام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو عطا کیا جاتا ہے وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا انعام ہے۔ سو قرآن مجید کی رو سے یہ انعام الٰہی کو عطا کیا جاتا ہے جو حق کی راہ پر گامزن رہنے میں کمال استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور امتحانوں اور آزمائشوں میں عملاً اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝" (حٰم السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے سیدھی راہ پر لگے رہے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اُس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (یعنی جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم طلب کرو گے وہ بھی اس میں پیش کیا جائے گا۔ یہ خدائے بخشندہ اور رحم کنندہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ فرشتے بشارتیں لے کر ان لوگوں پر ہی نازل ہوتے ہیں جو ایمان باللہ پر مضبوطی سے قائم ہونے کے بعد سیدھی راہ پر پوری ثابت قدمی اور استقامت سے گامزن رہتے ہیں۔ یہ آیات اس امر پر بھی دال ہیں کہ استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے نتیجہ میں ہی انعام ملتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کے لئے جو دعا سکھائی اُس میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے نہایت ہی پر حکمت الفاظ استعمال فرمائے اور پھر استقامت کے نتیجہ کو واضح کرنے کے لئے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے الفاظ کا اضافہ فرمایا اور عدم استقامت کے نتیجہ میں رونما ہونے والے نقصان سے بچانے کے لئے دعا میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے الفاظ کو بھی استعمال فرمایا۔

استقامت کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر کہ انعامات الٰہیہ کا ملنا اس پر موقوف ہوتا ہے یہ جاننا ضروری ہے کہ استقامت سے کیا مراد ہے۔ سو انسان کی استقامت یا اس کے مستقیم الحال ہونے کا پتہ اُس وقت چلتا ہے کہ جب امتحان اور آزمائش میں انسان پورا اُتر کر دکھاتا ہے اور اس کے پائے استقلال میں ذرا بھر بھی لغزش نہیں آتی۔ جب تک سیدھی راہ پر گامزن ہونے میں انسان ابتلاء اور آزمائش سے دوچار نہ ہو اُس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مستقیم الحال ہے یا نہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ استقامت سے کیا مراد ہے۔ فرماتے ہیں:-

"کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے۔ بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے کس قدر مشکل ہے آہ صد آہ!!" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

سیدھی راہ پر چلنے میں جب تک امتحان پیش نہ آئے ہر کوئی اپنے آپ کو مستقل مزاج اور ثابت قدم سمجھتا ہے لیکن جب ابتلاؤں اور کڑے امتحانوں کے پیش آنے پر بہتوں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کامیاب وہی ہوتے ہیں جو صحیح معنوں میں خدا کو مقدم کر لیتے ہیں اور اس کی راہ میں جان دینے سے بھی اُنہیں دریغ نہیں ہوتا۔ اسی لئے استقامت کا مظاہرہ کرنا ہنسی کھیل نہیں ہوتا اس کے لئے مرنے سے پہلے اپنے اوپر ایک موت وارد کرنا پڑتی ہے۔ مامورین الٰہی کا ایک بڑا معجزہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ خود مستقیم الحال ہوتے ہیں بلکہ اپنے متبعین کو بھی استقامت کے وصف سے متصف کر دکھاتے ہیں یعنی ان کے متبعین بھی خدا کی راہ میں اپنے اوپر ایک موت وارد کر لیتے ہیں اور یہ فنا ہی انہیں ایک نئی حیات سے ہمکنار کرنے کا موجب بن جاتی ہے اور منعم علیہ گروہ میں شمولیت کا شرف ان کے حصہ میں آتا ہے۔ اس لحاظ سے استقامت ہی وہ بنیادی وصف ہے جو مومنوں کو منعم علیہ گروہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف کرنے کا موجب بنتا ہے۔

قطعات

میں شرمندہ ہوں اپنی زندگی سے
نہ لی کچھ ضَو تری تابندگی سے
کیا محکم نہ اپنا پیکرِ خاک
سرورِ عشق کی پائندگی سے

○

تری آمد نہ کی محسوس میں نے
تو میرے پاس تھا سویا رہا میں
سحر سے پیشتر تو جا چکا تھا
فسونِ خواب میں کھویا رہا میں

○

کرم فرما کہ خاکِ بے گہر ہوں
ہنر مجھ میں نہیں میں بے ہنر ہوں
سکھا دے مجھ کو آدابِ محبت
صراطِ عشق سے میں بے خبر ہوں

★ —— سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتامیٰ کی خبر گیری

مکرم مولوی خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مردان

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے انسان کو تمام قویٰ کے ساتھ دنیا میں پیدا کیا جیسا کہ فرماتا ہے:۔

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ"
(التین)

کہ ہم نے انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق تمام قویٰ اور استعدادیں دے کر پیدا کیا ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی یہ فرض بھی عائد کر دیا کہ وہ معاشرہ میں اپنا صحیح مقام بنائے اور جس عظیم مقصد کے لئے اس کو پیدا کیا ہے اس کو پورا کرے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ماں باپ پر فرض عائد کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پرورش کریں اور سب سے ضروری بات یہ کہ وہ اپنے بچہ کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

جہاں اولاد والدین کے لئے نعمت اور خدا کی عطا کردہ امانت ہوتی ہے۔ وہاں ماں باپ پر بھی بہت سے فرائض عائد ہو جاتے ہیں اگر ماں باپ اولاد کی صحیح پرورش نہیں کرتے یا ان کی صحیح تربیت نہیں کرتے تو وہ خدا کے حضور جوابدہ ہوں گے کیونکہ اولاد کے لئے ماں باپ ایک نعمت ہے۔ جب انسان ایک کمزور و ناتواں بچہ کی حالت میں ہوتا ہے والدین اس کی خبر گیری اور نگہداشت کرتے ہیں وہ اس کی پرورش کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں بعض بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ماں باپ ان کی پیدائش سے پہلے کم سنی میں فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا میں تنہا رہ جاتے ہیں ان کو ہم یتامیٰ کہتے ہیں۔ اسلام کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے یتامیٰ کے حقوق مقرر کر دیئے ہیں تا وہ بھی اس دنیا میں بے آسرا اور بے سہارا نہ رہیں اور انسانی معاشرہ کا مفید وجود بن سکیں۔

پہلا فرض: یتامیٰ کی کفالت

پہلا فرض جو اسلام نے یتامیٰ کے بارے میں قائم کیا وہ ان کی کفالت ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"انا و کافل الیتیم
فی الجنۃ ھکذا"

کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا اس طرح جنت میں ہوں گے جس طرح کہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل الجامع الصغیر للسیوطی ص ۱۰۸)

حضور پاکؐ کی اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنا انسانیت کے مقصود یعنی جنت و الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

کفالت سے مراد صرف روٹی کھلانا ہی نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اسے اپنے بچوں کی طرح رکھے اور جو خود کھاتا ہے اس کو کھلائے جو خود پہنتا ہے اس کو پہنائے یہ نہیں کہ صدقہ کے طور پر ان کو صرف روٹی کھلا دے بلکہ اسلام نے یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہر وہ سہولت جو وہ دے سکتا ہے یتامیٰ کو دینی چاہیئے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یتیم پروری یہ ہے کہ انسان اپنے بچوں کی طرح دوسرے کے یتیم بچہ کو رکھے اور اپنے سلوک میں ذرا بھی فرق نہ آنے دے۔ محض کسی کو روٹی کھلا دینا اور بات ہے اور یتیم پروری اور چیز ہے"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول)

دوسرا فرض: یتامیٰ کی تربیت و اصلاح

دوسری ذمہ داری اسلام نے ان کی اصلاح کرنے کی ڈالی ہے اسلام یہ کہتا ہے کہ صرف یتامیٰ کو روٹی اور کپڑا ہی نہیں دینا بلکہ والدین بن کر تربیت اور اصلاح بھی کرنا ہے تاکہ وہ معاشرہ میں نکمے نہ رہ جائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ
الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ
لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ
تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ"
(البقرہ: ۲۲۱)

کہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان کو خاندان میں بھی شامل کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں۔

اس واضح حکم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر یہ اہم ذمہ داری ڈالی ہے کہ یتیم کو اس دنیا میں بے یار و مددگار نہ چھوڑو کہ وہ غلط ماحول میں پڑ کر معاشرہ کو خراب کریں کیونکہ اگر ان کی اصلاح اور تربیت نہ کی جائے گی تو یقیناً جہاں وہ معاشرہ کے لئے ایک مستقل بوجھ ہوں گے وہاں وہ اس معاشرہ کے خطرناک فرد بھی بن جائیں گے جس سے دوسرے بھی متاثر ہوں گے۔ اسی لئے فرمایا کہ ان کی تربیت بہت ضروری امر ہے۔ اور ساتھ ہی فرما دیا کہ:۔

"وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ"

کہ اگر تم ان کو اپنے خاندان میں شامل کر لو تو یہ اس طرح ہو جائیں گے جس طرح کہ تمہارے دوسرے بھائی ہیں۔

پھر ان کی تربیت و اصلاح کی بھی تم پر ایسے ہی ذمہ داری ہوگی جس طرح تم اپنے بھائیوں کی کرتے ہو کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کا بھائی خراب ہو جائے

تیسرا فرض: یتامیٰ کی تکریم

تیسرا حکم یتامیٰ کے بارے میں اسلام یہ دیتا ہے کہ صرف ان کو روٹی اور کپڑا ہی نہیں دینا صرف ان کی تربیت ہی نہیں کرنی بلکہ ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ ان کی عزت بھی کرنی ہے تاکہ انہیں کسی محرومی کا احساس نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

"فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا
تَقْهَرْ"
(الضحیٰ: ۱۰)

کہ اے وہ شخص جو یتیم کی پرورش کر رہا ہے تو یتیم کو دباؤ نہیں

اس میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یتیم کو بلا وجہ ڈانٹنا نہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا کوئی نہیں جس طرح چاہا اس کو دبا لیا اس کو اسلام پسند نہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"لَا تَقْهَرْ کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ یتیم کی پرورش اس رنگ میں نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ خراب ہو جائے یعنی نہ ایسی سختی کرو جس کے نتیجہ میں اس کے قویٰ دب جائیں اور وہ ترقی سے محروم رہ جائے اور نہ ایسی نرمی کرو کہ جس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ اپنے اوقات اور اپنے قویٰ برباد کر دے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف ثانی)

یتامیٰ کی تکریم و عزت کرنے کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ
الْيَتِيْمَ"
(الفجر ۱۷)

یوں ہرگز نہیں بلکہ تم قصوروار ہو گے اگر تم یتیم کی عزت نہیں کرو گے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یتیم کی عزت کرنا تمہارا فرض ہے اگر تم اس کو اکیلا سمجھتے ہوئے اس کی تذلیل کرو گے تو تم گناہ گار ہو گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ اے لوگو! تم یتیم کا اکرام نہیں کرتے تھے۔ یہ نہیں کہا کہ لَا تُطْعِمُوْنَ الْيَتِيْمَ کہ اے لوگو تم یتیم کو کھانا نہیں کھلاتے تھے........ اکرام کا لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا جانا صاف بتا رہا ہے کہ الٰہی منشاء یہ ہے کہ یتیموں کی ایسے رنگ میں پرورش کی جائے کہ ان کا احترام مد نظر ہو یہ نہ ہو کہ صدقہ کے طور پر ان کو روٹی دی جا رہی ہو

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول)

پس یتیم کی بھی ویسے ہی عزت کرو جس طرح کی اولاد کی اور اولاد کے متعلق فرمایا۔ "اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ" کہ اپنی

اولاد کی تکریم کرو تاکہ وہ بھی عزت کریں کیونکہ بچہ بڑوں کا ہی نمونہ لیتا ہے

چوتھا فرض: اُن کا مال اُن کو واپس کرنا ہے کھانا نہیں

اسلام نے یتامیٰ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ ان کے والدین اگر کچھ ترکہ ان کے لئے چھوڑ گئے ہوں تو پرورش کرنے والا ان کا مال دبا نہ لے بلکہ ان کے بڑا ہونے پر وہ مال ان کو واپس کر دینا چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاٰتُوا الْيَتٰمٰىٓ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ"

(النساء: ۳)

کہ اے وہ شخص جس کے پاس یتیم کا کچھ مال ہے جو اس کے والدین نے اس کے لئے چھوڑا ہے تاکہ اس کے کام آجائے تو اس کو لوٹا دے۔

لیکن ساتھ ہی فرما دیا:-

"فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ"

یعنی مال تو تم نے بہرحال ان کو واپس کرنا ہے لیکن اس سے پہلے کہ تم ان کو ان کا مال واپس کرو پہلے یہ جان لو کہ وہ اس قابل ہو گئے کہ وہ اس کو سنبھال سکیں اگر وہ اس قابل ہیں تو ان کو دے دو ورنہ اس وقت تک روکے رکھو جب تک کہ وہ جوان اور سمجھدار نہیں ہوتے

پھر ساتھ ہی یہ تلقین کی کہ:-

"وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ"

کہ جس طرح کا مال ہو اسی طرح کا لوٹانا ہے یہ نہیں کرنا کہ اس کا اچھا مال رکھ لو اور اپنا ناکارہ مال ان کو دے دو۔ اگر ایسا کیا تو یاد رکھو:

"اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا"

یہ تمہیں گناہ گار کر دے گا جس سے تم سزا کے مستحق ہو گے۔

گویا اس طرح اسلام نے یتیم کے مال کو بھی محفوظ کیا اور نہ صرف مال کو محفوظ کیا بلکہ وہی چیز محفوظ کی جو ان کے والدین نے ان کے لئے چھوڑی تھی۔

پھر یہ بھی تاکید فرما دی کہ یتیم کے مال کو کھانا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ"

یعنی ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر یا اپنا مال سمجھ کر کھاتے جاؤ۔ ہاں یہ استثناء ہے کہ اگر پرورش کرنے والا اتنا مفلس ہے کہ وہ خود خرچ کر کے اس کی کفالت نہیں کر سکتا تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ صرف اتنا ہی اس میں سے لے جو یتیم پر خرچ کرتا ہے۔ فرمایا:-

"وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ"

کہ جو غریب ہے وہ مناسب اور جائز طریق سے اس میں سے خرچ کرے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ اِحْدَى الْمُوْبِقَاتِ"

(سنن النسائی کتاب الوصایا)

کہ یتیم کا مال کھانا مہلک باتوں میں سے ایک ہے گویا یتیم کا مال کھانے والا ہلاکت سے بچ نہیں سکتا۔

پانچواں فرض: ان سے شادی کرنا

پانچواں حکم جو اسلام نے یتامیٰ کے بارے میں دیا ہے وہ یتامیٰ بچیوں کے بارے میں ہے کہ اگر وہ جوان ہو گئی اور تمہیں وہ پسند ہیں تو ان سے جائز طریق کے مطابق شادی کر لو تاکہ یہ آخری فرض بھی ادا ہو جائے اور معاشرہ میں وہ عزت سے رہ سکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً"

(النساء: ۴)

یعنی اگر تمہیں (یہ) خوف ہو کہ تم یتیموں (کے بارہ میں) انصاف نہ کر سکو گے تو تمہیں جو (صورت) پسند ہو یعنی (غیر یتیم) عورتوں میں دو (سے) یا تین تین (سے) یا چار چار سے نکاح کر لو

یعنی یتیم عورتوں سے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی اچھی نہیں کیونکہ بے انصافی کا ڈر ہے ہاں ان کے سوا دوسری عورتوں سے دو دو - تین تین - چار چار سے نکاح کر سکتے ہو کیونکہ ان کے ولی ان کے حقوق کا مطالبہ کرنے والے موجود ہیں

اسلام نے یہاں بھی یتیم لڑکیوں کا کتنا خیال کیا ہے کہ ان سے شادیاں بھی کرو اور صرف ایک آدمی ایک سے ہی شادی کرے اس طرح ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے

پس یتیم کی کفالت کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ اگر اس کی زیر کفالت یتیم بچی جوان ہو گئی ہو تو مناسب جگہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دے

یہ وہ چند فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جو اسلام یتامیٰ کے بارہ میں دوسرے افراد پر عائد کرتا ہے۔

یتیم کی پرورش کرنے والے کے لئے تو واضح جنت کی بشارت ہے جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مَنْ ضَمَّ يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ"

(مسلم کتاب الزہد)

کہ جو شخص اپنے کھاتے پینے میں یتیم کو شامل کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ"

(النساء: ۱۰)

کہ وہ لوگ جو یتیم کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں اس حالت میں کہ وہ کمزور ہوں اور خود ان کے بارے میں فکرمند ہوں

دراصل اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ جس طرح ہر والد اپنی اولاد کے بارے میں فکرمند ہوتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا کیا بنے گا اسی طرح اس کو دوسرے کے بچہ کے بارے میں بھی سوچنا چاہیئے کہ اگر میں اس کی پرورش نہیں کروں گا تو کل کو اگر میں مر گیا تو کوئی دوسرا بھی میرے بچے کی پرورش نہیں کرے گا۔

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ استطاعت رکھتا ہو تو یتامیٰ کی پرورش کرنے میں مدد گار بنے اور جس دائمی جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا وارث بنے۔ آمین

مطالعہ کتب

ماہ فروری/تبلیغ میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلام اور جہاد" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ کتاب منگوا کر خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کو اپنے چچا محمد ایوب خان صاحب کے مکان کی سیڑھیوں پر سے گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی تھیں۔ الفضل میں دوستوں سے دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ دوستوں کی دعا مقبول ہوئی اور مجھے کامل صحت سے نوازا گیا۔ میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعا سے میری امداد فرمائی اور درخواست کرتا ہوں کہ اس عاجز کو آئندہ بھی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(محمد انور چک بنتا جنوبی - ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالستار صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین!

(اقبال احمد جاوید - اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر - سلانوالی ضلع سرگودھا)

مکرم و محترم عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ دارالحمد لاہور دل کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(منیر احمد بٹ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ وحدت کالونی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درازئ عمر کا نسخہ

(مکرم محمد اکرم صاحب عمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

دنیا میں کون ہے جو لمبی عمر پانے کا خواہشمند نہیں۔ ہر کوئی ایسے ذرائع کی تلاش میں ہے جس سے وہ کچھ دن اور دنیا میں رہ سکے مگر کوئی اس طریق کو پا نہیں سکا۔ اطباء نے کتابیں بھر دیں، سائنسدانوں نے تجربات کئے۔ مگر کوئی ایسا سہل نسخہ ہاتھ نہ آیا جس سے عمر بڑھائی جا سکے۔

میں جو نسخہ بیان کرنے لگا ہوں۔ اس پر کوئی زیادہ خرچ نہیں آتا۔ اس کے استعمال کے لئے وقت کی بھی کوئی قید نہیں۔ اس میں سورج کی طرف منہ کر کے لمبے سانس لینے یا اچھلنے کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ نسخہ آپ کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی کتاب میں نہیں ملے گا۔ لیکن وہ موجود ہے ایک پُر حکمت کتاب میں۔ ایک حکیم و علیم ہستی کے کلام میں۔ آج سے چودہ سو برس قبل ایک امّی نے دنیا کے سامنے وہ نسخہ پیش کیا پھر آہستہ آہستہ وہ نسخہ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تب خدا کے ہدایت یافتہ مہدی نے وہ نسخہ نکال کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور وہ نسخہ یہ ہے۔

وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دنیا کو نفع پہنچاتے ہیں۔ اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں (تیمارداری، اقربا پروری وغیرہ تا قلّ) چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے۔ وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے۔ تو ہر اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔"

(الحکم ۹ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

پھر فرماتے ہیں۔

"ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو۔ لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو۔ جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔ قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو درازئ عمر کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہیں۔ اوّل خدا تعالیٰ کی عبادت دوسرے بنی نوع سے ہمدردی لیکن یہاں یہ پہلو اس لئے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسرے کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو میں اوّل مرتبہ خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔ اس میں انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان میں خدا کی محبت پیدا کرے۔ اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔ جیسا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے پایا جاتا ہے۔ انسان بعض اوقات خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے۔ لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ محنت اور کوشش کر کے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچاوے۔ ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکے۔ تا کہ عمر دراز ہو۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

"حقیقت یہ ہے کہ جو شخص دنیا کے لئے نفع رساں ہو اس کی عمر دراز کی جاتی ہے۔ اس پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی عمر تھی۔ یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ اوّل اس لئے کہ انسانی زندگی کا اصل منشاء اور مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاصل کر لیا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی صدا کسی دوسرے آدمی کو نہیں آئی۔ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا پوری کامیابی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب جس حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پورے طور پر کامیاب ہو کر اٹھے۔ پھر یہ کہنا کہ آپ کی عمر تھوڑی تھی سخت غلطی ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات و فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقی حیات آپ کو حاصل ہے۔ طول عمر کا جو مقصد تھا وہ آپ کو حاصل ہو گیا۔ اور اس آیت کے موافق آپ ابدالآباد کے لئے زندہ رہے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

"یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالف اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا وجود بھی بعض رنگ میں مفید ہی ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہیں اور مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے۔ اب اگر مہر علی شاہ اتنا شور نہ مچاتا تو نزول مسیح کیسے لکھا جاتا۔ اسی طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہیں۔ ان کے بقا کا بھی یہی باعث ہے تا کہ اسلام کے اصولوں کی خوبی اور حسن ظاہر ہو۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

ان حوالوں سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جو وجود اپنا مشن پورا کر لیں۔ اور اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو کر وفات پائیں اور اپنے فیوض و برکات کو باقی چھوڑ جائیں۔ ان سے زیادہ نفع رساں وجود تو کوئی اور ہو نہیں سکتا۔

مخالفین اسلام کے عرصہ دراز تک زندہ رہنے میں یہ سِر ہے کہ وہ ترقئ اسلام کو دیکھ کر کڑھتے اور جلتے رہیں۔ اور ان کی حالت کو دیکھ کر مومنوں کو تقویت ایمان نصیب ہو۔ اور دوسروں کو ایمان لانے کی توفیق ملے۔ اگر ان کا وجود جلد اٹھا لیا جائے تو بوجہ عدم مخالفت ترقی کی رفتار کم پڑ جائے گی۔ ان پر اتمام حجت پوری طرح نہ ہو سکے گا۔ مومنین خدا کے تازہ نشانات سے کم حصہ پائیں گے۔ گویا مخالفین کا دیر تک زندہ رہنا ان کے مرنے کی نسبت بہتر ہے۔ اور اس لحاظ سے ان کا وجود نفع رساں وجود ہے۔ جن سے دوسرے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:

"جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے۔ اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو وہ اسے توفیق دیتا ہے۔ اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

"چاہیئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچانے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ اس نے جو وعدہ فرمایا ہے۔ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔ یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی یہی عادت ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے۔ لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آ سکتا۔ تو پھر اس کا آخری علاج وہی ذبح ہے اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر اور نہیں تو دو چار روپیہ کو کھال ہی بک جائے گی اور گوشت بھی کام آ جائے گا۔ اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ "خس کم جہاں پاک" کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(الحکم ۲۱ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

اسی مفہوم کو مدنظر رکھ کر میر درد مرحوم نے کہا تھا۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اے عزیز دوستو! میں نے آپ کو درازئ عمر کا بہترین نسخہ بتا دیا ہے جو چاہتا ہے کہ وہ لمبی عمر پاوے۔ اور اس کا نام بھی ہمیشہ عزت سے یاد کیا جاتا رہے۔ وہ مہدی معہود علیہ السلام سے خزانے حاصل کرے اور ان میں بخل سے کام نہ لے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(۳)

اجلاس دوم

۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز دو بجے بعد نماز ظہر و عصر محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار ثریا خانم نے کی۔ محترمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر محترمہ امۃ المالک صاحبہ نے تعلق باللہ کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے سب سے پہلے تعلق باللہ کا مفہوم واضح کیا کہ خدا کے ساتھ ایسا عظیم اور پختہ تعلق قائم کیا جائے کہ اس کی خاطر آگ میں کود جانا بھی ایک معمولی چیز محسوس ہو۔

آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ سے لافانی اور اعلیٰ و ارفع محبت کا رشتہ استوار کرنے کا ذریعہ اتباعِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق الٰہی کی مثالیں دے کر واضح کیا کہ آپؐ فنا فی اللہ کا صحیح نمونہ تھے۔ آپ کے بعد آپؐ کے صحابہؓ نے بھی فیضِ نبویؐ کی بدولت عشقِ الٰہی کا یہی نمونہ پیش کیا۔ آپ نے حضرت بلالؓ کے ساتھ ہونے والے دردناک مظالم کی داستان سنائی اور بتایا کہ شمع اسلام کے یہ پروانے ان مظالم کے باوجود عشق الٰہی میں آگے ہی آگے بڑھتے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ مجھے اپنے صحابہ میں اللہ ہی اللہ نظر آتا ہے۔

آپ نے مثالیں دیتے ہوئے بتایا کہ آج کے زمانہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تعلق باللہ کا عظیم نمونہ پیش کیا۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ تعلق باللہ اور محبتِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ ہم اسوۂ رسول مقبولؐ پر عمل پیرا ہوں اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کے تحت خدا تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

ان کی تقریر کے بعد ۲ بجکر ۳۳ منٹ پر لجنہ اماء اللہ گھانا کی نمائندہ نے ممبرات سے خطاب کیا۔ بعد ازاں ۲ بجکر ۴۴ منٹ پر محترمہ امۃ الشکور پیر صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے بیان کیا کہ قرآن کریم تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہے۔ اس میں ہر ضروری بات بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ انبیاء کی صداقت کے معیار بھی اس میں بیان کئے گئے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ان میں سے ہر معیار پر ثابت ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے دعویٰ پر، اپنے مشن کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر کامل یقین تھا۔ آپؑ کے ہاتھ پر بے شمار نشانات ظاہر ہوئے جن کے بارہ میں آپ نے غیب سے خبر پاکر قبل از وقوع آگاہ فرمایا۔ پھر آپ نے مثالیں دیکر ثابت کیا کہ کس طرح آپؑ کو خدا تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ تھا اور اللہ تعالیٰ کے مستجاب الدعوات ہونے پر بھی یقین کامل تھا۔

آخر میں آپ نے بیان کیا کہ حق الیقین سلوک کی آخری منزل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس منزل میں اعلیٰ مقام حاصل تھا اور یہ آپؑ کی صداقت پر چمکتی ہوئی دلیل ہے۔

۲ بجکر ۷ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ سے کارروائی ریلے کی گئی جس میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے "مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی تاریخ" سے متعلق تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد نمائندہ جرمن نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعد ازاں ۳ بجکر ۴ منٹ پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی "وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام اور احیاءِ اسلام" کے موضوع پر مؤثر تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی اور نمائندہ ماریشس کے خطاب کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن — ۲۷ دسمبر

اجلاس سوم

کارروائی کا آغاز ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ نظم کے بعد ساڑھے نو بجے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔

۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر مستورات کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی صدارت میں ہوا۔ محترمہ طاہرہ روحی صاحبہ نے نظم پڑھی۔ دس بجکر ۲۵ منٹ پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے تقریر شروع فرمائی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الممتحنہ کی آیت یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ ..... وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ ..... کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آیات مذکورہ بالا میں اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن پر صحیح طور پر عمل کرنا ضروری ہے۔

آپ نے وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ ہم مائیں اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ معنوی لحاظ سے ماؤں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کیونکہ اولاد کو سنوارنے اور بگاڑنے کی ذمہ دار ماں ہے۔ اور یہ آیت اپنے اندر یہ مفہوم رکھتی ہے کہ ہم اولاد کی تربیت سے کبھی غفلت نہ برتیں ورنہ بالفاظ دیگر ہم اپنے بچوں کی قاتل سمجھی جائیں گی اور ان کے اخلاق و کردار پر چھری پھیرنے والی ہوں گی اور یہ قتل اپنے خوفناک نتائج اور اثرات کے اعتبار سے پوری قوم کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

آپ نے تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ ایک اہم نکتہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی تفسیر جھنجھوڑ کر ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ مائیں اگر چاہیں تو صحیح تربیت کرکے اپنے بچوں کو متقی و دیندار بناکر قوم اور پوری دنیا کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ آج ہمارا مقابلہ مغربی تہذیب کے ساتھ ہے۔ ایک طرف اسلامی طریق ہیں اور دوسری طرف مغربی تہذیب کا سیلاب۔ ہمیں بچوں کے دلوں میں یہ بات ذہن نشین کرانی چاہیئے کہ ہم مغربی تہذیب پر عمل نہیں کریں گے بلکہ مغرب کے لوگوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر لا کھڑا کریں گے۔

دس بجکر ۵۰ منٹ پر محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل مختلف تہذیبوں کے عروج و زوال اور انسان کی وحشتناک حالت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے سسکتی ہوئی انسانیت پر رحم کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بناکر مبعوث فرمایا تا اس آفتاب سے استفادہ کرکے انسان ہدایت حاصل کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم اور عمل سے ایسا کامل نمونہ پیش کیا جو آپ سے پہلے کہیں نظر نہیں آتا۔ آپؐ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ تھے۔

آپ نے قرآنی آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے تحت فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام اخلاق حسنہ میں ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ عفو و درگزر، رحم، حق گوئی، احسان، بنی نوع انسان سے ہمدردی، حیا، اعلیٰ زندگی، غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

گیارہ بجکر ۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے پر محترمہ ناہید سبوحی صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

سوا گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سب سے پہلے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ امسال گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ میں شامل ہونے والی بہنوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضور نے بتایا کہ قرآن کریم ایک کامل شریعت و ہدایت ہے جو ہماری زندگیوں کو صراطِ مستقیم پر چلانے والی ہے۔ اس کے تمام احکام اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کے عین مطابق ہیں تاکہ انسان قرآن کریم کے احکام کی روشنی میں ان استعدادوں کی صحیح نشوونما کر سکے اور بہترین اقدار کا مالک بن سکے۔

حضور نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ..... کی آیت تلاوت کرکے واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں احکام شریعت مکمل طور پر نازل کرکے اپنی نعمت کو ہم پر پورا کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی احکام پر عمل کرکے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ چھوڑا تا بعد میں آنے والے اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق یہ نمونہ سامنے رکھ کر زندگی میں نور اور وسعت پیدا کر سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ شریعتِ محمدیہ کامل و اکمل شریعت ہے۔ اس نے ان تمام بدعات کو مٹا دیا جو پہلی قوموں میں پیدا ہو چکی تھیں۔ ہر زمانہ کے مجدد دین اور بزرگوں نے اپنے اپنے علاقہ میں پیدا شدہ بدعات کو دور کیا مگر عاشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ساری دنیا سے ہے۔ آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ یعنی آپ کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ شریعت کو زندہ کرنا اور آپؐ کے اخلاق کو روشن کرکے اس دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا جو انہیں بھول چکی تھی۔ ...

(باقی صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ جنوری ۱۹۷۸ء

۱۔ مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ — ۳۰۔۰۰
۲۔ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب گوڑیالہ — ۱۰۔۰۰
۳۔ کلثوم جمیل صاحبہ " — ۱۵۔۰۰
۴۔ والدہ صاحبہ محمد اکرم صاحب آف کراچی — ۱۰۔۰۰
۵۔ مسز ملک صاحبہ (والدہ یاسمین صاحبہ) لاہور — ۱۰۰۔۰۰
۶۔ مرزا محمد اکرم صاحب دارالرحمت ربوہ — ۱۰۔۰۰
۷۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نرس لاہور چھاؤنی — ۵۰۔۰۰
۸۔ عزیزہ بی بی اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب ربوہ — ۱۰۔۰۰
۹۔ بیگم کرامت صاحبہ کراچی — ۲۰۰۔۰۰
۱۰۔ محمد اکرم عمر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ — ۱۰۔۰۰
۱۱۔ طیبہ سعید صاحبہ گجرات — ۴۰۔۰۰
۱۲۔ مینیجر احمد برادرز PIA ربوہ — ۱۰۰۔۰۰
۱۳۔ چوہدری لطف الرحمٰن ناز راولپنڈی — ۱۰۰۔۰۰
۱۴۔ ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب دستگیر کالونی کراچی — ۵۰۔۰۰
۱۵۔ بیگم یزدانی صاحبہ گلبرگ لاہور — ۵۰۔۰۰
۱۶۔ بشیر احمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی — ۱۰۔۰۰
۱۷۔ آفتاب بھٹی صاحب S.D.O. ٹھٹھہ وڑائچ — ۱۰۰۔۰۰
۱۸۔ ملک فضل حق خان صاحب دستگیر کالونی کراچی — ۲۰۔۰۰
۱۹۔ مسز امۃ الحی اکرام اللہ صاحب ملتان چھاؤنی — ۱۱۰۔۰۰
۲۰۔ سعیدہ رعنا ہاشمی صاحبہ گلبرگ لاہور — ۱۰۔۰۰
۲۱۔ لطیف احمد صاحب چشمہ بیراج ضلع میانوالی — ۲۰۔۰۰
۲۲۔ طاہرہ یزدانی صاحبہ گلبرگ لاہور — ۲۰۔۰۰
۲۳۔ محمد اسلم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ نارنگ منڈی — ۱۰۰۔۰۰
۲۴۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ — ۲۰۔۰۰
۲۵۔ امجد علی صاحب کیمیکل لیباٹری ملتان — ۲۵۔۰۰
۲۶۔ ایم عثمان صاحب ناظم آباد کراچی — ۵۰۔۰۰
۲۷۔ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد — ۱۰۔۰۰
۲۸۔ شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور — ۲۰۔۰۰
۲۹۔ ماسٹر سید علی ہاشمی صاحب چھور چک ۱۱۷ — ۱۰۔۰۰
۳۰۔ سلیمہ حمید صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور — ۳۰۔۰۰
۳۱۔ ماڈرن موٹرز کراچی — ۵۰۔۰۰
۳۲۔ قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور — ۳۰۔۰۰
۳۳۔ بیگم قاضی عبدالحمید صاحب " " — ۱۰۰۔۰۰
۳۴۔ ڈاکٹر زاہدہ باجوہ صاحبہ سول ہسپتال سانگلہ ہل — ۴۰۔۰۰
۳۵۔ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب لاہور — ۱۰۰۔۰۰
۳۶۔ بشارت احمد صاحب مرحوم ولد سعادت علی صاحب گولبازار ربوہ — ۲۵۔۰۰
۳۷۔ خالدہ بنت مولوی تاج دین صاحب مرحوم ربوہ — ۲۰۔۰۰
۳۸۔ چوہدری شاہنواز صاحب شیزان لمیٹڈ لاہور — ۳۰۰۰۔۰۰
۳۹۔ نسیم ڈار صاحبہ سمن آباد لاہور — ۲۰۰۔۰۰
۴۰۔ حمیدہ بھٹی صاحب ابوظہبی — ۲۰۰۔۰۰
۴۱۔ نصرت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی — ۱۰۔۰۰
۴۲۔ بیگم میجر منظور الحسن صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ — ۲۰۔۰۰
۴۳۔ راجہ زین العابدین صاحب دارالبرکات " — ۵۰۔۰۰
۴۴۔ اہلیہ صاحبہ " " " " — ۵۰۔۰۰
۴۵۔ میاں منور احمد صاحب فیصل آباد — ۵۰۔۰۰

خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(بقیہ صفحہ ۶)

...... اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا، ہماری روحانی زندگی اور جماعت کی اجتماعی زندگی اسی میں ہے کہ آپ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں۔ خدا اور رسولؐ سے ہمارا تعلق اس طرح ہو کہ اگر ہزار زندگیاں بھی ہمیں ملیں تو ہم خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر انہیں قربان کرنے والے ہوں۔

بدعات میں سے بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں بالخصوص عورتیں ملوث ہیں۔ پردہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے جس قسم کے پردہ کا حکم دیا ہے وہ بہرحال ہر احمدی عورت کو کرنا پڑے گا۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ لاکھوں آدمی اسلام میں داخل ہوں گے اور وہ عورتیں تم سے نمونہ حاصل کریں گی۔ پس تم ازواجِ مطہرات کا نمونہ اختیار کرو۔ اپنی صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کرکے دنیا کی معلم بنو تا خدا تعالیٰ کا اسلام کو غالب کرنے کا منصوبہ جلد سے جلد کامیاب ہو۔

۱۲ بجے حضور کا بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے اپنی بقیہ تقریر مکمل فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد تیسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

۴۶۔ امۃ النصیر لطیف صاحبہ گلگشت کالونی ملتان — ۵۰۔۰۰
۴۷۔ خورشید انور صاحبہ " " — ۲۵۔۰۰
۴۸۔ مسعودہ خانم صاحبہ بنت عبدالمجید خان صاحب ربوہ — ۵۰۔۰۰
۴۹۔ ملک عبدالمجید صاحب مجید آئرن سٹور " — ۳۰۔۰۰
۵۰۔ منصور احمد صاحب سوہنگی " — ۲۰۔۰۰
۵۱۔ مولوی خلیل احمد صاحب مبلغ سیرالیون — ۱۰۔۰۰
۵۲۔ لفٹننٹ منور احمد خان صاحب چک ۶ کھیم سنگھ والا — ۱۰۔۰۰
۵۳۔ ملک خلیل احمد صاحب لودھراں — ۲۱۔۰۰
۵۴۔ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ بہاولپور — ۴۰۔۰۰
۵۵۔ ملک عبدالرب صاحب ربوہ — ۲۰۔۰۰
۵۶۔ چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر حیدرآباد — ۳۰۔۰۰
۵۷۔ " نعمت اللہ صاحب " — ۲۲۔۰۰
۵۸۔ " غلام قادر صاحب " — ۲۰۔۰۰
۵۹۔ بیگم سید محمد احمد صاحب " — ۱۰۔۰۰
۶۰۔ نعمت اللہ خان صاحب جتوئی " — ۱۵۔۰۰
۶۱۔ بیگم صاحبہ " " " " " — ۱۰۔۰۰
۶۲۔ بنت " " " " " — ۱۰۔۰۰
۶۳۔ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد — ۱۵۔۰۰
۶۴۔ " " " " جہلم — ۱۱۵۔۰۰
۶۵۔ نذیر نعیم صاحب بہاولپور — ۱۰۔۰۰
۶۶۔ سید احمد صاحب سیکرٹری مال چک 167/NP جماعت ڈھنڈی — ۴۵۔۰۰
۶۷۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورکوٹ — ۱۴۔۰۰
۶۸۔ چوہدری عبدالحق صاحب چک ۳۱ دودھ سکنڈ — ۲۰۔۰۰
۶۹۔ زکیہ اقبال صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اقبال صاحب [illegible] — ۲۷۔۰۰
۷۰۔ شیخ وقار احمد صاحب ابن " " " " — ۹۰۔۰۰
۷۱۔ فراست فاروق صاحبہ " — ۷۰۔۰۰
۷۲۔ عزیزہ طلعت ۔ منصورہ حنیف صاحبہ " — ۱۸۔۰۰
۷۳۔ عبدالقدوس ابن عبدالرحیم صاحب سلیم " — ۱۰۔۰۰
۷۴۔ افتخار احمد صاحب " — ۲۰۔۰۰
۷۵۔ عبدالحی خان ۔ عبدالمالک خان " — ۱۰۔۰۰
۷۶۔ گلزار بیگم صاحبہ " — ۲۰۔۰۰

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے قدیم خادم

محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری علی محمد صاحب ہشترو بی۔ اے بی۔ ٹی جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت مخلص قدیم خادم تھے ۱۳ جنوری کو بروز اتوار صبح اڑھائی بجے بعمر ۸۰ سال قریباً ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء (جو جمع کر کے پڑھائی گئیں) مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

محترم چوہدری علی محمد صاحب مرحوم جو کہ جماعت میں بی۔ ٹی صاحب کے نام سے معروف تھے کا آبائی وطن لدھیانہ (انڈیا) تھا۔ ۱۹۰۶ء میں اپنے بڑے بھائی محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب گوہر مرحوم کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اسی سال بغرض تعلیم قادیان آ گئے۔ ۱۹۱۹ء میں بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا جس کے بعد لمبے عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر اہم تعلیمی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے دیگر افراد کو پڑھانے کا آپ کو شرف حاصل ہوا اور جماعت میں آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ مختلف دیگر اہم عہدوں پر بھی خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملتی رہی چنانچہ مختلف اوقات میں پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، نائب ناظر امور عامہ، نائب ناظر تالیف و تصنیف کے عہدوں پر کام کیا۔ جامعہ نصرت میں بھی پڑھاتے رہے اور انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض تو آپ سالہا سال تک بجا لاتے رہے بلکہ قریباً آخر تک آپ کو اس رسالہ کے ساتھ خاص اور گہرا تعلق رہا۔ آپ کئی کتب کے مصنف بھی تھے اور شاعری کا بھی بلند ذوق رکھتے تھے چنانچہ ہشترو تخلص کرتے تھے اور سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں آپ کی بہت سی نظمیں چھپتی رہی ہیں۔

آپ کے صاحبزادگان میں مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے مرحوم (واقفِ زندگی) بھی شامل تھے جو کہ سلسلہ کے نامور شعراء میں سے تھے۔ آپ کے دیگر بیٹوں میں سے چار (مکرم منصور احمد صاحب، منور احمد صاحب، حامد احمد صاحب، جاوید احمد صاحب) انگلستان میں مقیم ہیں مکرم عبدالمنان صاحب کراچی میں ہیں اور باقی چار بچے مکرم مظفر احمد صاحب، شاہد احمد صاحب، پرویز احمد صاحب اور نسیم احمد صاحب بوقت وفات ربوہ میں موجود تھے۔ تین صاحبزادیاں آپ کی یادگار ہیں یعنی مسز قدسیہ ارشاد صاحبہ ہیڈ مسٹریس فضل عمر ہائی سکول ربوہ، ڈاکٹر امۃ الحمید صاحبہ لاہور اور امۃ الباسط صاحبہ۔ سوائے تین بچوں کے باقی سب خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی ملک مبارک احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور گذشتہ تین ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ دن بدن کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ [illegible] لاہور میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ملک منصور احمد۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور)

ضرورت

عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔

مینیجر ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہو۔ لہٰذا عہدیدارانِ جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضۂ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے ارسالِ مرکز فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیر قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

نوخناصہ

اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ -/۲ روپے ٭ فی درجن -/۱۶ روپے فی گرس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

مکمل فہرست ادویات مفت

کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر ابراہیم ہومیو) ربوہ

فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴